روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 10 مئی 2011ء 6 جمادی الثانی 1432 ہجری 10 ہجرت 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 106

شفاعت کے فلسفہ اور اس کی حقیقت واہمیت کے حوالے سے دینی تعلیمات کا پُر معارف بیان

تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ

اللہ تعالیٰ کے اِذن سے شفاعت ہوتی ہے جس کیلئے کثرت سجود کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 رمئی 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 مئی 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 256 آیۃ الکرسی کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ پیر پرستی اور قبروں پر منتیں مانگنے کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ یہ پیر فقیر یا بزرگ اور اولیاء ہماری مرادیں پوری کر سکتے ہیں بعض شرک میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ قبروں پر سجدے بھی کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ عورتیں کہہ دیتی ہیں یہ بیٹا خدا تعالیٰ نے نہیں بلکہ فلاں نے دیا ہے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے صحیح تعلیم کی طرف راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے صلیبی عقیدہ کے ذریعہ نجات جیسے نظریہ کی تردید کی۔ فرمایا کہ حقیقی اور سچی بات یہ ہے کہ شفیع کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق کامل ہو تا کہ وہ خدا تعالیٰ کے فیض کو حاصل کرے اور پھر اس فیض اور خیر کو مخلوق کو پہنچاوے۔ جب تک خدا سے اور اس کی مخلوق سے تعلق شدید نہ ہو شفیع نہیں ہوسکتا۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نمونہ ہیں کہ کیسے روحانی اور جسمانی طور پر انہوں نے عذاب الیم سے چھڑایا اور گناہ کی زندگی سے ان کو نکالا کہ عالم ہی پلٹ دیا۔ آنحضرت ﷺ سچے اور کامل شفیع ہیں جنہوں نے قوم کو بت پرستی اور ہر قسم کے فسق و فجور کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے نکال کر اعلیٰ درجے کی قوم بنا دیا۔

حضور انور نے شفاعت کا صحیح دینی نظریہ اور شفاعت کی حقیقت بیان فرمائی۔ پھر فرمایا کہ آیۃ الکرسی تمام آیات کی سردار ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک خوبصورت نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک اور اپنے دل کو ہمیشہ پاک رکھنے کی کوشش کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں آنحضرتؐ کی شفاعت ہوتی ہے۔ فرمایا لیکن اگر عمل کچھ نہ ہوں۔ خدا پر یقین نہ ہو، نمازوں کی طرف توجہ نہ ہو، خدا کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف بے رغبتی ہو تو صرف دعاؤں پر انحصار کرنے سے بخشش اور شفاعت کے سامان نہیں ہوتے۔ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے کہ صرف پیروں فقیروں پر ہی انحصار کیا جائے۔ فرمایا کہ پھر یہ آیۃ الکرسی میں شفاعت کے پہلو کو بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفاعت ہوسکتی ہے جس کیلئے کثرت سجود کی ضرورت ہے اور سجدے بھی وہ چاہئیں جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور کئے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا اب رسول اللہؐ کی اتباع ہی اللہ تعالیٰ کا پیارا بنا سکتی ہے۔ اسی طرح ہمارے لئے بھی اس میں یہی حکم ہے کہ صرف نام کے ہی مومن نہیں بلکہ پیروئ رسولؐ کی ضرورت ہے۔ پس اگر آپؐ کی شفاعت سے حصہ لینا ہے تو پھر آپؐ کی سنت پر عمل کرنا ہوگا، اپنے اوپر قرآن کریم کی حکومت کو لاگو کرنا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ شفاعت حق ہے اور شفاعت کا فلسفہ یہ ہے کہ جو گناہوں میں نفسانیت کا جوش ہے وہ ٹھنڈا پڑ جاوے۔ شفاعت کے نتیجہ میں گناہ کی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور نفسانی جوشوں اور جذبات میں ایک برودت آ جاتی ہے جس سے گناہوں کا صدور بند ہو کر ان کے بالمقابل نیکیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس شفاعت کے مسئلے نے اعمال کو بیکار نہیں کیا بلکہ اعمال حسنہ کی تحریک کی ہے جبکہ کفارہ اعمال حسنہ سے مستغنی کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ پیغمبر کسی کیلئے شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ حضور انور نے شفاعت کے تعلق سے حضرت مسیح موعود کی بعض دعائیں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ پس تو فضل اور سلامتی نازل فرما اس شفاعت کرنے والے پر جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور جو نوع انسان کا نجات دہندہ ہے۔ فرمایا کہ اور نوع انسان کا نجات دہندہ صرف اور صرف آنحضرت ﷺ ہیں۔ حضرت مسیح موعود آنحضرتؐ کے مقام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ پھر فرمایا کہ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمیشہ ہم منعم علیہ گروہ میں شامل ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ آمین

فتوحات محمدؐیہ کی پیشگوئی

حضرت زرتشت نے رسول اللہؐ کے متعلق پیشگوئی میں فرمایا:۔

ریگ زارِ عرب میں حضرت ابراہیمؑ کا بنا کردہ جو عبادت خانہ ہے جس میں ستاروں کے بت رکھ دیئے گئے اس کی طرف منہ کر کے وہ نماز پڑھیں گے اور اس سے بت اٹھا دیں گے۔

اور وہ (نبی عربیؐ کے پیرو) آتشکدوں کی جگہیں لے لیں گے۔ یعنی ایران پر قابض ہو جائیں گے۔ مدائن اور اس کے نواحی علاقے وتوس و بلخ اور مقامات مقدسہ پر قبضہ کریں گے اور ان کا شارع (نبی) کلام والا ہوگا اور اس کا کلام بلیغ ہوگا۔

(دساتیر صفحہ 188)

احمدی بچے کا بین الاقوامی اعزاز

مکرم ظہور احمد صاحب واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

میرے پوتے عزیزم فوز احمد ابن مکرم لیفٹیننٹ کرنل وسیم احمد صاحب آرمی پبلک سکول (جونیئر) پشاور نے 2009ء میں جبکہ وہ 6 سال کا تھا اور کلاس دوم میں پڑھتا تھا۔ The Office of Letters and Light U.S.A کے زیر اہتمام منعقدہ National Novel Writing Month 2009 کے مقابلہ میں حصہ لیا اور بفضل خدا نمایاں کامیابی حاصل کی۔ مقابلہ جیتنے پر اسے سرٹیفکیٹ عطا کیا گیا۔ عزیزم فوز احمد کے لکھے ہوئے ناول With my racing Cars کو بے حد سراہا گیا امریکن کمپنی Creat Space نے اسے مفت شائع کرنے کا عندیہ دیا۔ چنانچہ جون 2010ء میں یہ اشاعت پذیر ہوئی اس کے ساتھ ہی امریکہ کی مشہور زمانہ کمپنی Amazon نے انٹرنیشنل آرڈر کیلئے اسے On Line Store پر دستیاب کر دیا ہے۔

عزیزم فوز احمد عزیزہ مائرہ احمد جس کے نمایاں اعزاز حاصل کرنے کے متعلق الفضل مورخہ 28 مارچ 2011ء میں اعلان شائع ہو چکا ہے کا چھوٹا بھائی، حضرت میاں نظام الدین صاحب آف چانگریاں ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور ننھیال کی طرف سے حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم فوز احمد کو خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے اور مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

امریکہ میں ایک پادری کی طرف سے قرآن کریم کو جلانے کی مذموم حرکت

ایسے مواقع پر اصل ردّعمل یہ ہے کہ اپنے قول سے، اپنے عمل سے، اپنے کردار سے قرآن کریم کی ایسی خوبصورت تصویر پیش کی جائے کہ دنیا خود ہی ایسی مکروہ حرکتیں کرنے والوں پر لعن طعن کرنے لگ جائے

حقیقی مومن اپنے پر قرآنی تعلیم لاگو کرکے ہی قرآن کریم کی برتری ثابت کرسکتا ہے

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے قرآنی تعلیم کے فضائل کا تذکرہ

ہمارا کام یہ ہے کہ جب بھی دینِ حق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر دشمنوں کے غلیظ حملوں کو دیکھیں تو سب سے پہلے اپنے عملوں کو صحیح دینی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ پھر معاشرے میں اس خوبصورت تعلیم کا پرچار کریں اور اس کے لئے جو ذرائع بھی میسّر ہیں انہیں استعمال کیا جائے

سلسلہ کے ایک عالم اور بزرگ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وفات پر مرحوم کا خاندانی تعارف اور ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ۔ مکرم کرنل محمد سعید صاحب (ریٹائرڈ) کی وفات اور مرحوم کا ذکرِ خیر۔ نماز جمعہ وعصر کے بعد ہر دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/مارچ 2011ء بمطابق 25/امان 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ بنی اسرائیل آیت 42 کی تلاوت کی اور فرمایا:

مخالفینِ (۔) کو (۔) قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنے دلوں کے بغض اور کینے نکالنے کا اُبال اٹھتا رہتا ہے۔ گذشتہ دنوں پھر یہ خبر تھی اور بعض (۔) ممالک میں اس خبر کا بڑا سخت ردّعمل ظاہر ہوا اور ہو رہا ہے۔ جب ایک بدفطرت امریکی پادری نے جس نے ستمبر 2010ء میں قرآنِ کریم کے بارہ میں بیہودہ گوئی اور دریدہ دہنی کی تھی اور قرآنِ کریم کو جلانے کی باتیں کی تھیں۔ اُس وقت تو وہ کسی دباؤ کے تحت یہ ظالمانہ کام نہیں کرسکا تھا۔ لیکن دو دن پہلے اُس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر قرآنِ کریم کو جلانے کی مذموم حرکت کی ہے۔ اور اپنی اس ناپاک حرکت کو جسٹیفائی (Justify) اس طرح کرتا ہے، یہ ڈھکوسلا اس نے بنایا ہے کہ ایک جیوری بنائی جس کے بارہ ممبر تھے اور اُس میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کے لئے فریق کے طور پر ایک مسجد کے امام کو بھی بلایا گیا کہ قرآنِ کریم کا دفاع کرو۔ اور چھ گھنٹے کے بعد جیوری نے فیصلہ کیا کہ نعوذ باللہ قرآنِ کریم شدت پسندی اور دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے اس لئے اس کو جلایا جائے۔ خود ہی فریق ہیں اور خود ہی جج ہیں بلکہ کہنا چاہئے کہ خود ہی مجرم ہیں اور خود ہی منصف ہیں۔ بہرحال اس پادری کی امریکہ میں کوئی ایسی حیثیت نہیں ہے کہ بہت ساری اُس کی following ہو، بہت سارے اُس کے پیچھے چلنے والے ہوں، ماننے والے ہوں۔ چند سو لوگ شاید اُس کے چرچ میں آنے والے ہیں۔ وہ سستی شہرت کے لئے یہ ظالمانہ حرکتیں کر رہا ہے۔ اخباروں اور میڈیا نے اس حرکت کو پھر اٹھایا ہے۔ اصل میں تو میڈیا ہی ہے جو اس کو ہوا دے رہا ہے اور بجائے اس کے کہ امن کی کوشش کرے فساد کو ہوا دی جارہی ہے۔ صرف اس لئے کہ ان کی خبر دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچے اور اس طرح اُس اخبار کی یا جو بھی سائٹ وغیرہ ہے یا چینل ہے اُس کی مشہوری ہو۔ لیکن تبصرہ کرنے والے کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ میڈیا نے اس کی خبر دی ہے اِس خبر کو لوگوں کی طرف سے اتنی توجہ نہیں ملی۔ انہوں نے مختلف لوگوں سے انٹرویو لئے۔ امریکہ میں Council on American Islamic Relations ایک تنظیم ہے۔ اُس کے نمائندے سے بھی پوچھا تو اُس نے کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کردیا کہ یہ خبیث شخص ہے۔ اس کام کے کرنے سے یہ پندرہ منٹ کی شہرت تو شاید میڈیا میں حاصل کر لے لیکن ہم اگر کچھ بیان دیں گے تو اس سے اِس کو چند منٹ کی اور شہرت مل جائے گی اور ہم نہیں چاہتے کہ اس کو مزید کسی قسم کی شہرت ملے۔ بہرحال ان کا اپنا خیال ہے۔

اس قسم کی ظالمانہ اور خبیثانہ حرکتیں جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیشہ سے (۔) کے خلاف ہوتی رہی ہیں اور ایسی حرکت چاہے کوئی شخص اپنے چند لوگوں کے درمیان بیٹھ کر کر رہا ہو یا پبلک میں کر رہا ہو، ایک حقیقی مومن کو، جب اس کے علم میں یہ بات آتی ہے تو اس سے تکلیف پہنچتی ہے۔ لیکن ایک مومن کا اس تکلیف پہنچنے پر یہ ردّعمل نہیں ہوتا کہ کسی کے سر کی قیمت لگادو جس طرح بعض تنظیموں نے اُس کے سر کی قیمت لگائی ہے یا جلوس نکال کر توڑ پھوڑ کی جائے۔ اپنے ملک کو نقصان پہنچایا جائے اور دشمن کے ہاتھ مزید مضبوط کئے جائیں۔ بلکہ اصل ردّعمل یہ ہے کہ اپنے قول سے، اپنے عمل سے، اپنے کردار سے قرآنِ کریم کی ایسی خوبصورت تصویر پیش کی جائے کہ دنیا خود ہی ایسی مکروہ حرکتیں کرنے والوں پر لعن طعن کرنے لگ جائے۔ جو اندھے ہیں ان کو تو قرآنِ کریم کی شان نظر نہیں آتی اور نہ ہی آسکتی ہے ورنہ تو مختلف مذاہب کے بعض منصف مزاج جو ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کی تعریف میں لکھا ہے۔ ان میں ہندوؤں میں سے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

بھی بعضوں نے لکھا ہے، سکھوں نے بھی لکھا ہے، عیسائیوں نے بھی لکھا ہے اور ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

مَیں یہاں ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں جو خود بولیں گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان غیروں کی نظر میں کیا مقام ہے؟ اور قرآنِ کریم کی تعلیم کس قدر خوبصورت ہے؟ صرف یہی بدبخت پادری نہیں ہے جو آج کل یہ بول رہا ہے۔ چند دن ہوئے ایک اخباری کالم لکھنے والے نے بھی امریکہ کے اخبار میں یہ لکھا تھا کہ مسلمان تو بُرے نہیں ہیں۔ یہ بھی دیکھیں دجّال کی چال کس طرح ہے کہ مسلمان تو بُرے نہیں ہیں لیکن قرآنی تعلیم اصل وجہ ہے جو ان کو شدت پسندی اور دہشت گردی سکھاتی ہے۔ نہ انہوں نے کبھی قرآن پڑھا ہوگا نہ دیکھا ہوگا۔ صرف دلوں کے بُغض اور کینے نکالتے ہیں۔

بہرحال مَیں ایک حوالہ ہے جو پیش کرتا ہوں۔ ایک کتاب ہے History of the Intellectual Development of Europe by John William Draper یہ نیویارک سے چھپی ہے۔ اس کے Volume 1 کے صفحہ 332 پر اُس نے لکھا ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یہ مکمل طور پر غلط خیال ہے کہ عرب کی ترقی صرف تلوار کے زور پر تھی۔ تلوار قوم کے مذہب کو تو بدل سکتی ہے لیکن یہ انسان کے خیالات اور ضمیر کی آواز کو نہیں بدل سکتی۔

پھر آگے چل کے اسی کتاب میں یہ لکھتا ہے۔ اِس کا 344,343 صفحہ ہے۔ کہتا ہے کہ قرآنِ کریم کو پڑھنے والا ایک منصف مزاج بغیر کسی شک کے اس بات پر حیران ہوتا ہے کہ کس طرح بات کے مقصد کو احسن رنگ میں ادا کیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم اعلیٰ اخلاق اور تعلیم و احکامات سے بھرا ہوا ہے۔ اس کی ترکیب و ترتیب ایسی واضح اور ہر لفظ اپنے اندر ایک مطلب سمیٹے ہوئے ہے۔ ہر صفحہ اپنے اندر ایسے مضامین لئے ہوئے ہے جس کی تعریف کئے بغیر انسان آگے نہیں جا سکتا۔

تو یہ اس مستشرق کا خیال ہے۔ اور بہت سارے مستشرقین ایسے ہیں جن کو باوجود مذہبی اختلاف کے حق سے کام لینا پڑا ہے۔ وہ مجبور ہوئے کہ ان کے دل کی آواز نے ان کو کہا کہ انصاف سے کام لو اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ لیکن جو بُغض اور کینے میں بڑھے ہوئے ہیں انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔

مَیں نے جو آیات تلاوت کی ہیں ان میں بھی خدا تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کا نقشہ کھینچا ہے کہ قرآن تو سچ ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ پہلی آیت جو مَیں نے پڑھی تھی اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں (آیات کو) بار بار بیان کیا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ بایں ہمہ یہ انہیں نفرت سے دور بھاگنے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔ یہ سورۃ بنی اسرائیل کی بیالیسویں نمبر کی آیت ہے۔

پس قرآنِ کریم نے تو اِن لوگوں کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ ان لوگوں کا بھی وہی حال ہے جو کفار کا تھا۔ قرآنِ کریم کی ہر آیت جہاں اپنی پرانی تاریخ بتاتی ہے وہاں پیشگوئی بھی کرتی ہے۔ تو ایسے لوگ تو (۔) کی دشمنی میں پیدا ہوتے رہے اور پیدا ہوتے چلے جائیں گے جو باوجود قرآنِ کریم کی واضح تعلیم کے ہر پہلو کی وضاحت کے اور مختلف زاویوں سے وضاحت کے پھر بھی اس پر اعتراض ہی نکالیں گے۔ اور نہ صرف اعتراض نکالتے ہیں بلکہ فرمایا کہ قرآنِ کریم کی اس خوبصورت تعلیم کو جو ہم مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ یہ وضاحت جو ہے، مختلف پہلو سے بیان کرنا جو ہے یہ اِن لوگوں کی آنکھیں کھولے (۔) یہ ان کو اس خوبصورت تعلیم سے نفرت کرتے ہوئے دُور بھاگنے میں ہی بڑھاتا ہے۔ یعنی وہ لوگ نفرت کرتے ہوئے اس سے دور ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ پھر اسی سورۃ میں جو بنی اسرائیل کی ہے، آگے جا کے پھر ایسے لوگوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو مَیں نے تلاوت کی ہے اُس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم قرآنِ کریم میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

پس یہاں مزید وضاحت فرمائی کہ جیسا کسی کی فطرت ہو ویسا ہی اُسے نظر آتا ہے۔ کہتے ہیں یرقان زدہ مریض جو ہے اُس کی آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں تو اُس کو ہر چیز زرد نظر آتی ہے۔ جو بدفطرت ہے اُس کو اپنی فطرت کے مطابق ہی نظر آتا ہے۔ قرآنِ کریم نے جب هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (البقرۃ: 3) کا اعلان فرمایا ہے تو ابتدا میں ہی فرما دیا ہے کہ یہ جو ہدایت ہے اور اس قرآنِ کریم میں جو خوبصورت تعلیم ہے، جو سب سابقہ تعلیموں سے اعلیٰ ہے، یہ صرف انہی کو نظر آئے گی جن میں کچھ تقویٰ ہوگا۔ ہدایت انہی کو دے گی جن کے دل میں کچھ خوفِ خدا ہوگا۔ پس یہ لوگ جتنی چاہے دریدہ دہنی کرتے رہیں ہمیں اس کی فکر نہیں کہ اس ذریعہ سے یہ نعوذ باللہ قرآنِ کریم کی تعلیم کو نقصان پہنچا سکیں گے۔ قرآنِ کریم کے اعلیٰ مقام اور اس کی حفاظت کا خدا تعالیٰ خود ذمہ دار ہے بلکہ یہ دوسری آیت جو مَیں نے پڑھی تھی اس میں تو مومنوں کو خوشخبری ہے کہ قرآنِ کریم تمہارے لئے رحمت کا سامان ہے۔ اور ہر لمحہ رحمت کا سامان مہیا کرتا چلا جائے گا۔ تمہاری روحانی بیماریوں کا بھی علاج ہے اور تمہاری جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے، ہر قسم کی تعلیم اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اور اگر اس سے پہلے کی آیت سے اس کو ملا لیں تو حقیقی مومنین کو یہ خوشخبری ہے کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ (۔) (بنی اسرائیل: 82) کہ جھوٹ، فریب، مکاری اور باطل نے بھاگنا ہی ہے، یہ اُس کی تقدیر ہے۔ پس یہاں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ سروں کی قیمت مقرر کرنے سے یا توڑ پھوڑ کرنے سے یا غلط قسم کے احتجاج کرنے سے قرآنِ کریم کی عزت قائم نہیں ہوگی بلکہ حقیقی مومن اپنے پر قرآنی تعلیم لاگو کر کے ہی قرآنِ کریم کی برتری ثابت کر سکتا ہے اور کرنے والا ہوگا۔ وہ اس کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کو دکھا کر حق اور باطل میں فرق ظاہر کریں گے۔ اور جب یہ تعلیم دنیا پر ظاہر ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر مومنوں کے لئے رحمت اور ان زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کا نظارہ دکھائے گی۔ قرآنِ کریم کی فتح اور مومنین کی فتح ہوگی۔ دنیا کو اس کے بغیر اب کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ قرآنِ کریم کی تعلیم سے اپنی روحانی اور مادّی ترقی کے سامان پیدا کرے۔ اپنے اوپر یہ تعلیم لاگو کرے۔ .... قرآنِ کریم سورۃ جمعہ میں فرماتا ہے کہ: (الجمعۃ آیات 2تا 4)

کہ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدوس ہے۔ کامل غلبہ والا ہے۔ (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ انہیں پاک کرتا ہے۔ انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

پس ایک پہلا دَور تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور آپ نے اس تعلیم کے ذریعہ سے جو آپ پر اتری، دنیا کی انتہائی بگڑی ہوئی حالت میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ وہ جوگ جو جاہل اور ذرا ذرا سی بات پر جانوروں کی طرح ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے تھے، ان پر خوبصورت آیات تلاوت کیں۔ انہیں اس خوبصورت تعلیم کے ذریعہ سے پاک کیا۔ جاہل اور اُجڈ لوگوں کو پُر معارف اور پُر حکمت تعلیم سے مالا مال کر دیا۔ انہیں اس خوبصورت کتاب سے جو واحد الٰہی صحیفہ ہے جس نے تا قیامت تمام علوم و حکمت کی باتوں کا احاطہ کیا ہوا ہے، اُس سے روشناس کروایا۔ جس سے جانوروں کی طرح زندگی گزارنے والے انسان بنے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے یہ لوگ انسان بنے اور پھر انسان سے تعلیم یافتہ انسان بنے اور پھر تعلیم یافتہ انسان سے باخدا انسان بنے۔

اس دَور میں اب پھر ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے تا کہ آیات پڑھ کر سنائے۔ الٰہی نشانات سے ہماری روحانیت میں اضافہ کرے، ہمارے ایمان اور یقین میں اضافہ کرے، ہماری زندگیوں کو صحیح رہنمائی کرتے ہوئے پاک کرے، ہمیں اس الٰہی کتاب کی حقیقت اور اس کے اسرار سے آگاہ کرے، ہمیں بتائے کہ

(۔)(بنی اسرائیل: 83)، کہ یہ شفاء اور رحمت ہے مومنین کے لئے۔ یہ عظیم کتاب ہمارے لئے شفاء کس طرح ہے؟ اس آخری شریعت کی تعلیم میں جو پُرحکمت موتی پوشیدہ ہیں اُس سے ہمیں آگاہی دے۔ پس یہ احسان ہے جو مؤمنوں پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو صرف اور صرف آج اُس عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور ان پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے والے، اُس پر چلنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ اس زمانے میں قرآنِ کریم کی عظمت کو حضرت مسیح موعود نے کس طرح واضح فرمایا ہے اور توریت کا موازنہ کرتے ہوئے آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ

''یہ دعویٰ پادریوں کا سراسر غلط ہے کہ قرآن توحید اور احکام میں نئی چیز کونسی لایا جو توریت میں نہ تھی''۔ فرمایا: ''بظاہر ایک نادان توریت کو دیکھ کر دھوکہ میں پڑے گا کہ توریت میں توحید بھی موجود ہے اور احکام عبادت اور حقوقِ عباد کا بھی ذکر ہے۔ پھر کونسی نئی چیز ہے جو قرآن کے ذریعہ سے بیان کی گئی۔ مگر یہ دھوکہ اسی کو لگے گا جس نے کلامِ الٰہی میں کبھی تدبر نہیں کیا۔ واضح ہو کہ الٰہیات کا بہت سا حصہ ایسا ہے کہ توریت میں اس کا نام ونشان نہیں۔ چنانچہ توریت میں توحید کے باریک مراتب کا کہیں ذکر نہیں۔ قرآن ہم پر ظاہر فرماتا ہے کہ توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ ہم بتوں اور انسانوں اور حیوانوں اور عناصر اور اجرام فلکی اور شیاطین کی پرستش سے باز رہیں بلکہ توحید تین درجہ پر منقسم ہے۔ درجہ اوّل عوام کے لئے، یعنی ان کے لئے جو خدا تعالیٰ کے غضب سے نجات پانا چاہتے ہیں دوسرا درجہ خواص کے لئے، یعنی ان کے لئے جو عوام کی نسبت زیادہ تر قرب الٰہی کے ساتھ خصوصیت پیدا کرنی چاہتے ہیں۔ اور تیسرا درجہ خواص الخواص کیلئے جو قرب کے کمال تک پہنچنا چاہتے ہیں''۔

فرمایا: ''اوّل مرتبہ توحید کا تو یہی ہے کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کی جائے اور ہر ایک چیز جو محدود اور مخلوق معلوم ہوتی ہے خواہ زمین پر ہے خواہ آسمان پر ہے اس کی پرستش سے کنارہ کیا جائے'' (بچا جائے)۔

''دوسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ اپنے اور دوسروں کے تمام کاروبار میں مؤثرِ حقیقی خدا تعالیٰ کو سمجھا جائے'' (یعنی نتیجہ پیدا کرنے والا، اثر ڈالنے والا حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے) ''اور اسباب پر اتنا زور نہ دیا جائے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے شریک ٹھہر جائیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ زید نہ ہوتا تو میرا یہ نقصان ہوتا اور بکر نہ ہوتا تو مَیں تباہ ہو جاتا۔ اگر یہ کلمات اس نیت سے کہے جائیں کہ جس سے حقیقی طور پر زید و بکر کو کچھ چیز سمجھا جائے تو یہ بھی شرک ہے''۔

فرمایا: ''تیسری قسم توحید کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھانا اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کرنا۔ یہ توحید توریت میں کہاں ہے؟ ایسا ہی توریت میں بہشت اور دوزخ کا کچھ ذکر نہیں پایا جاتا۔ اور شاید کہیں کہیں اشارات ہوں۔ ایسا ہی توریت میں خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کا کہیں پورے طور پر ذکر نہیں۔ اگر توریت میں کوئی ایسی سورۃ ہوتی جیسا کہ قرآن شریف میں (۔) (الاخلاص: 2تا 5) ہے تو شاید عیسائی اس مخلوق پرستی کی بلا سے رک جاتے۔ ایسا ہی توریت نے حقوق کے مدارج کو پورے طور پر بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن نے اس تعلیم کو بھی کمال تک پہنچایا ہے۔ مثلاً وہ فرماتا ہے (۔) (النحل: 91)۔ یعنی خدا حکم کرتا ہے کہ تم عدل کرو اور اس سے بڑھ کر یہ کہ تم احسان کرو اور اس سے بڑھ کر یہ کہ تم لوگوں کی ایسے طور سے خدمت کرو جیسے کوئی قرابت کے جوش سے خدمت کرتا ہے۔ یعنی بنی نوع سے تمہاری ہمدردی جوش طبعی سے ہو کوئی ارادہ احسان رکھنے کا نہ ہو جیسا کہ ماں اپنے بچہ سے ہمدردی رکھتی ہے''۔

فرمایا: ''ایسا ہی توریت میں خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت اور اس کی صفات کاملہ کو دلائل عقلیہ سے ثابت کر کے نہیں دکھلایا۔ لیکن قرآن شریف نے ان تمام عقائد اور نیز ضرورت الہام اور نبوت کو دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے اور ہر ایک بحث کو فلسفہ کے رنگ میں بیان کر کے حق کے طالبوں پر اس کا سمجھنا آسان کر دیا ہے اور یہ تمام دلائل ایسے کمال سے قرآن شریف میں پائے جاتے ہیں کہ کسی کی مقدور میں نہیں کہ مثلاً ہستی باری پر کوئی ایسی دلیل پیدا کر سکے کہ جو قرآن شریف میں موجود نہ ہو''۔ فرمایا: ''ماسوا اس کے قرآن شریف کے وجود کی ضرورت پر ایک اور بڑی دلیل یہ ہے کہ پہلی تمام کتابیں موسیٰ کی کتاب توریت سے انجیل تک ایک خاص قوم یعنی بنی اسرائیل کو اپنا مخاطب ٹھہراتی ہیں۔ اور صاف اور صریح لفظوں میں کہتی ہیں کہ ان کی ہدایتیں عام فائدہ کے لئے نہیں بلکہ صرف بنی اسرائیل کے وجود تک محدود ہیں۔ مگر قرآن شریف کا مدّ نظر تمام دنیا کی اصلاح ہے اور اس کی مخاطب کوئی خاص قوم نہیں بلکہ کھلے کھلے طور پر بیان فرماتا ہے کہ وہ تمام انسانوں کے لئے نازل ہوا ہے اور ہر ایک کی اصلاح اس کا مقصود ہے''۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔جلد 13 صفحہ 83تا 85)

پس یہ ایک جھلک ہے اُس خزانے کی جو زمانے کے امام نے ہمیں قرآنِ کریم کی برتری کے بارہ میں بتائی ہے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں، اور ہم خوش قسمت تبھی کہلا سکتے ہیں جب ہم اپنی زندگیوں کو قرآنِ کریم کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں، دنیا کو دکھائیں کہ دیکھو یہ وہ روشن تعلیم ہے جس پر تمہیں اعتراض ہے۔ تبھی ہم آخرین کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کر سکیں گے۔

مَیں نے ایک خطبہ میں جرمنی کی مثال دی تھی کہ وہاں جماعت نے مختلف جگہوں پر قرآنِ کریم کی نمائش لگائی ہے اور بعض جگہ چرچ کے ہال بھی نمائش کے لئے استعمال کئے گئے جس کا بڑا اچھا اثر ہوا، میڈیا نے بھی اس کو دیا۔ تو اُس وقت یہ بتانے کا میرا یہ مطلب تھا کہ دوسرے ممالک کی جماعتیں بھی اس طرح کی نمائشیں لگائیں لیکن اس پر اُس طرح کام نہیں ہوا۔

امریکہ میں ہی اگر صحیح طور پر پروگرام بنا کر نمائش لگائی جاتی تو میڈیا جس کی آج کل توجہ (۔) کی طرف ہے اگر ایک طرف اس ظالم کی باتیں بیان کرتا ہے تو ہماری بھی بیان کرتا۔ گو امریکہ کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امن کا پیغام پہنچانے کے لئے جماعت کا پورا پیغام پہنچانے کے لئے لیف لیٹنگ (Leafletting) اور سیمینارز وغیرہ بڑے وسیع پیمانے پر کئے ہیں اور ایک اچھا کام ہوا ہے اس کو میڈیا میں کافی کوریج ملی ہے لیکن اس طرح کے کام نمائش وغیرہ کے اُس طرح نہیں ہوئے جس طرح ہونے چاہئے تھے۔ مومن کا کام ہے کہ ہر محاذ پر نظر رکھے۔ اگر باقاعدہ آرگنائز کر کے امریکہ میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی نمائشوں کا اہتمام ہو، چاہے ہال کرایہ پر لے کر کیا جائے کیونکہ بعض دفعہ جب (۔) میں نمائشیں ہوتی ہیں (۔) کے بارے میں کیونکہ غلط تاثر اتنا پیدا کر دیا گیا ہے کہ ایک خوف بلاوجہ کا پیدا ہو گیا ہے دنیا میں، تو بعض لوگ شامل نہیں ہوتے۔ تو اگر ہال وغیرہ کرائے پر لئے جائیں، اُس میں نمائش کی جائے قرآنِ کریم کے تراجم رکھے جائیں، اُس کی خوبصورت تعلیم کے پوسٹر اور بینر بنا کے لگائے جائیں، خوبصورت قسم کا ڈسپلے ہوں وہاں، تو لوگوں کی توجہ کھینچے گا یہ، میڈیا کی توجہ بھی اس طرف ہو گی۔ آج کل (۔) کی طرف توجہ ہوئی ہوئی ہے، بعض جائز باتیں بھی لکھ دیتے ہیں، جماعت کے بارہ میں جو بھی خبریں آتی ہیں اکثر صحیح بھی لکھ دیتے ہیں، تو نیت کیا ہے ان کی یہ خدا بہتر جانتا ہے لیکن بہرحال ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ سٹالوں کے ذریعے اور عمومی نمائشوں میں بیشک ہم حصہ لیتے ہیں لیکن اس کی کوریج میڈیا پر نہیں ہوتی، کیونکہ وہاں اور بڑے بڑے سٹال لگائے ہوتے ہیں، لوگ آئے ہوتے ہیں، مختلف قسم کی توجہات ہوتی ہیں، ترجیحات ہوتی ہیں، تو خاص طور پر ہم علیحدہ نمائش کریں گے، تو اس کا بہرحال زیادہ اثر ہو گا۔ ایک اہتمام سے علیحدہ انتظام ہو تو دنیا کو پتہ چلے گا کہ قرآنِ کریم کیا ہے؟ اور اس کی تعلیم کیا ہے؟

جہاد یا قتال کے خلاف دشمن بہت کچھ کہتے ہیں لیکن یہ نہیں بتاتے کہ کن حالات میں اس کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں تلوار اٹھانے کی اجازت دی ہے وہاں تو ساتھ ہی عیسائیوں اور یہودیوں اور دوسرے مذہب والوں کی حفاظت کی بھی بات کی ہے۔ صرف (۔) کی حفاظت کی بات نہیں کی۔ پس یہ دجّالی چالیں ہیں جو (۔) کو نقصان پہنچانے کے لئے بعض حلقوں سے وقتاً فوقتاً

چلائی جاتی ہیں۔ہمیں ان کے مکمل توڑ کی ضرورت ہے اور مکمل توڑ کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس کا حقیقی حق ادا کرسکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا اقتباس جو مَیں نے پڑھا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ کیا اہمیت ہے اس قرآنِ کریم کی تعلیم کی اور کس طرح آپ نے موازنہ پیش کیا ہے۔

پھر(۔) نے جتنا انصاف پر زور دیا ہے کسی اور کتاب نے نہیں دیا۔مثلاً ایک جگہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(۔) (الممتحنه: 9) اور اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا یعنی اس بات سے،لوگوں سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں قتال نہیں کیا اور نہ تمہیں بے وطن کیا کہ تم ان سے نیکی کرو اور ان سے انصاف کے ساتھ پیش آ ؤ، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

جو تم سے ڈرتے نہیں، تمہیں نقصان نہیں پہنچا رہے، ان سے قطع تعلق کرنے سے یا ان سے نیکی کرنے سے، یا ان کو انصاف مہیا کرنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ منع نہیں کرتا۔پھر فرمایا:(۔)

(سورة المائدة آیت 9)

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

پھر فرماتا ہے(۔) (سورة النساء:37)

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی، اور یتیموں سے بھی، اور مسکین لوگوں سے بھی، اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی، اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی، اور مسافروں سے بھی، اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اُس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگاڑنے والا ہے۔

اب اِن آیات میں پہلے وہ کفار جو دشمنی نہیں کرتے ان سے نیکی اور انصاف کا حکم ہے۔ پھر سورۃ مائدہ کی آیت ہے اس میں فرمایا دشمنوں سے بھی عدل اور انصاف کرو کہ دشمنی کی بھی کچھ حدود اور قیود ہوتی ہیں۔دشمن اگر کمینی اور ذلیل حرکتیں کر رہا ہے تو تم انصاف سے ہٹ کر غیر ضروری دشمنیاں نہ کرو۔ جرم سے بڑھ کر سزا نہ دو۔جیسے گندے اخلاق وہ دکھا رہا ہے تم بھی ویسے نہ دکھانے لگ جاؤ۔

پھر تیسری آیت جو سورۃ نساء کی آیت ہے اس میں والدین سے لے کر ہر انسان سے احسان کے سلوک کا ارشاد فرمایا ہے۔یعنی کُل انسانیت سے حسنِ سلوک کرو اور احسان کرو تا کہ دنیا میں امن قائم ہو۔تو امن کے قیام کے لئے، ایک پُر امن معاشرے کے لئے یہ اعلیٰ تعلیم ہے جو قرآنِ کریم نے ہمیں دی ہے اور یہی آج امن کی ضمانت ہے۔نہ کہ وہ عمل جو ظالم امریکی پادری نے قرآنِ کریم کی توہین کر کے کیا ہے۔ایسے لوگ یقیناً خدا تعالیٰ کے عذاب کو آواز دینے والے ہیں۔

پس ہمارا کام یہ ہے کہ جب بھی ہم (۔)، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم پر دشمنوں کے غلیظ حملوں کو دیکھیں تو سب سے پہلے اپنے عملوں کو صحیح (۔) تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں، پھر معاشرے میں اس خوبصورت تعلیم کا پرچار کریں اور اس کے لئے جو ذرائع بھی میسر ہیں انہیں استعمال کیا جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت مَیں سلسلے کے ایک عالم اور بزرگ کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جو حافظِ قرآن بھی تھے جن کو قرآن سے خاص تعلق تھا۔دنیاوی تعلیم بھی پی ایچ ڈی تھی اور اسٹرانومی میں انہوں نے بڑا نام پیدا کیا ہے لیکن سائنس کو ہمیشہ قرآن کے تابع رکھا ہے۔گزشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی (۔) ان کا نام حافظ صالح محمد الہ دین صاحب تھا۔گزشتہ تقریباً چار سال سے یہ قادیان کی انجمن احمدیہ کے صدر تھے اور صدر، صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ اس سے پہلے یہ کافی عرصہ ممبر انجمن احمدیہ بھی رہے ہیں۔عثمانیہ یونیورسٹی سے انہوں نے فزکس میں ایم ایس سی کی تھی۔ بعد میں پھر انہوں نے امریکہ سے اسٹرانومی، ایسٹروفزکس میں پی ایچ ڈی کی ۔ 1963ء میں Observatory University of Chicago USA سے انہوں نے پی ایچ ڈی کی۔اور بڑی خصوصیات کے حامل تھے، علمی لحاظ سے ان کے قریباً پچاس مضامین اور ریسرچ پیپر بین الاقوامی رسالوں میں شائع ہوئے ہیں اور جن پر کئی ایوارڈز بھی ان کو ملے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کا مشہور ایوارڈ مگناد سہا (Meganad Saha) ایوارڈ فار تھیوریٹیکل سائنس 1981ء میں آپ کو دیا گیا ہے۔جب مَیں ان کی تاریخ دیکھ رہا تھا اس کے علاوہ بے تحاشا ایوارڈ ان کو ملے ہیں۔لیکن عاجزی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔Dynamic of galaxies and solar eclips اور lunar آپ کے پسندیدہ مضمون تھے جن میں قرآن اور احادیث میں سورج چاند گرہن بطور صداقت حضرت مسیح موعود اور امام مہدی بیان ہوا ہے۔ چنانچہ اس کے بارہ میں آپ تقریریں بھی کرتے رہے مختلف جلسوں پر۔ یو کے میں بھی تقریر کی تھی۔قادیان میں بھی کرتے تھے۔ 95-1994ء میں اس نشان پر صد سالہ پروگرام کے تحت کئی جماعتی رسائل میں آپ کے مضامین بھی شائع ہوئے۔ 2009ء میں بھی ’’ہستی باری تعالیٰ فلکیات کی روشنی میں‘‘ آپ نے تقریر کی، بڑی پُر مغز، بڑی علمی تقریر تھی۔اور اپنے سائنسی مضامین کا ہمیشہ قرآنی آیات سے استدلال کیا کرتے تھے۔جو بھی اپنے سائنسی مضامین تھے ان کا ہمیشہ قرآنی آیات سے استدلال کرتے تھے اور بڑا ملکہ تھا اِن کو اس میں۔اور طبعی میلان بھی تھا ان کا اس طرف۔مختلف یونیورسٹیز کے ریسرچ سکالر اور ریسرچ فیلو بھی تھے۔ یہ لمبی ایک فہرست ہے بتائی نہیں جاسکتی۔ پھر Great minds of the 21st century, American biographical institute rally America نے ان کو 2003ء میں ایوارڈ بھی دیا۔ دین میں بھی آپ کی تاریخی خدمات کافی ہیں۔امام مہدی کی صداقت کے دو عظیم نشان چاند اور سورج گرہن آپ نے تحریر فرمائی۔صداقت حضرت مسیح موعود از روئے نشان سورج چاند گرہن، نشانات سورج گرہن اور چاند گرہن، ہمارا خدا، The dynamics The goal of the man, The dynamics of stallers system,of coliding galaxies, Views of scientists on the existing of God, and the way to reach it اس قسم کی کتابیں بھی آپ نے لکھیں۔مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات کرتے رہے، سالہا سال تک صوبائی امیر بھی رہے، سیکرٹری بھی رہے، صدر جماعت بھی رہے، ممبر صدر انجمن احمدیہ بھی رہے اور جیسا کہ میں نے کہا ہے ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ پہلے قادیان آ گئے تھے۔ پھر صدر، صدر انجمن احمدیہ بھی ان کو مَیں نے مقرر کیا تھا۔تعلق باللہ بھی اللہ تعالیٰ سے بڑا تھا اِن کا۔ان کی اہلیہ نے ایک دفعہ بتایا، پاکستان آئے تو کراچی ائیر پورٹ پر کسٹم والوں نے بعض الیکٹرونک کی چیزیں جو تھیں وہ روک لیں، بڑی پریشانی کا سامنا تھا۔جائز تھیں، ناجائز کام تو یہ کر ہی نہ سکتے تھے، لیکن ہمارے ہاں جو سفر کرنے والے ہیں ان کو پتہ ہے کسٹم والوں کا کہ کس طرح روک لیا کرتے ہیں۔تو بہر حال ان کی اہلیہ کہتی ہیں تھوڑی دیر بعد مَیں نے دیکھا تو صالح الہ دین صاحب غائب تھے۔مَیں پریشان ہوئی کہ کہاں چلے گئے ہیں، کچھ دیر بعد واپس آئے تو مَیں نے پوچھا کہ کہاں گئے تھے اس پریشانی کے وقت میں، تو کہنے لگے مَیں نے سوچا کہ اس صورتِ حال میں خدا ہی ہے جو مدد کر سکتا ہے، چنانچہ مَیں ایک طرف دو رکعت نفل ادا کرنے چلا گیا ہے۔اب نماز پڑھ آیا ہوں چلو اب چلیں اور اب ہمیں چیزیں مل جائیں گی۔ چنانچہ بڑے اعتماد سے گئے کسٹم والوں کے پاس۔اس عرصہ میں کسٹم کا عملہ تبدیل ہو چکا تھا انہوں نے معذرت بھی کی اور ان کی چیزیں بھی ان کو دے دیں۔تو ایسی صورتِ حال میں اور کوئی ہوتا تو سفارشوں کے پیچھے جاتا یا پریشان ہوتا ہے۔یہ صرف اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے۔اِن کی اہلیہ کی بہن ہیں ڈاکٹر نصرت جہاں، یہ مولوی عبدالمالک خان صاحب کے داماد بھی تھے۔تو کہتی ہیں جب میں قادیان گئی تو اپنی

بیماری کی وجہ سے مَیں نے دیکھا کہ (۔) نہیں جا سکتے تھے، اس کا بہت ان کو دُکھ تھا۔ اس کا اظہار کرتے تھے کہ مَیں (۔) نہیں جا سکتا تم لوگ وہاں جا کر نمازیں پڑھتے ہو۔ یہ کہتی ہیں مجھے انہوں نے بتایا اور مجھے اور روایتیں بھی ملی ہیں اس بارے میں، دوسروں سے بھی ذکر کیا ہے۔ اس کا کہ چھبیس سال کی عمر کا ہوں گا کہ ایک دن حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں اندر داخل ہوا ہی تھا تو آپ فرمانے لگے کہ ابھی یا آج ہی مَیں نے خواب میں حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کو دیکھا ہے وہ تشریف لائے ہیں تو انہوں نے کہا (عرفانی صاحب نے کہا) کہ خواب میں دیکھا تھا کہ آپ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ خلیفۃ المسیح الاول تشریف لائے وہ بیٹھے تھے۔ پھر انہوں نے ان کو کرسی پر بٹھا دیا۔ تو یہ کہتے ہیں کہ مَیں نے سوچا کہ کہاں مَیں اور کہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل۔ یوں بات آئی گئی ہو گی۔ کہتے ہیں کہ جب وہ قادیان میں وہ آئے اُس وقت کچھ عرصے کے بعد صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات کے بعد ان کو میں نے صدر، صدر انجمن احمدیہ بنایا تو کہتے ہیں اس وقت میں نے تاریخ احمدیت پڑھی تو مجھے معلوم ہوا کہ صدر انجمن احمدیہ کے پہلے صدر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل تھے اور عرفانی صاحب کی خواب اس طرح ایک لمبے عرصے کے بعد پوری ہوئی۔

ایک امتحان کی تیاری تھی، سکول کی، قرآنِ شریف سے ان کو بڑا تعلق تھا، اور قرآنِ شریف خود بڑی ہمت کر کے انہوں نے حفظ کیا ہے، کہ پرچہ تھا صبح تو میری والدہ نے کہا کہ بیٹے پرچے کی تیاری کرلو۔ لیکن مَیں قرآنِ کریم کو پڑھ رہا تھا اور وہی یاد کرتا رہا۔ خود ہی گھر پہ قرآنِ کریم انہوں نے حفظ کیا۔ قرآنِ کریم لے کر اپنے گھر میں نیچے basement میں چلے جاتے تھے اور وہاں یاد کرتے رہتے تھے۔ پھر ان کی والدہ نے جب اِن کا شوق دیکھا تو پھر اِن کے لئے، قرآن حفظ کرانے کے لئے ایک معلم رکھا گیا۔ خلافت کی کامل اطاعت تھی اور بڑی جاں نثاری کا جذبہ تھا۔ درویشانِ قادیان سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا ہے ہر مشکل میں نفل اور دعا میں لگ جاتے تھے۔ بےنفس، بےضرر، تہجد گزار قرآنِ کریم کی آیات زیرِ لب تلاوت کرتے رہتے۔ (۔) اقصیٰ میں جلسہ سالانہ کے ایام میں تہجد کی امامت بھی کرواتے تھے۔ ہمیشہ دینی مجالس میں بیٹھنا پسند کیا۔ دنیا سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ ایک دفعہ پرانی بات ہے، اپنے عزیز کی کسی رشتہ دار کی شادی میں شامل ہونے کے لئے گئے تو جب نکاح کا اعلان ہونے لگا تو اِن کے دنیاوی مقام کی وجہ سے بھی اور خاندانی بزرگی کی وجہ سے بھی اِن کو انہوں نے کہہ دیا کہ نکاح آپ پڑھائیں۔ اس پر بڑے سخت ناراض ہوئے کہ تم لوگ مربیوں کا احترام نہیں کرتے، واقفینِ زندگی کا احترام نہیں کرتے؟ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مربی یہاں موجود ہے اور مَیں نکاح پڑھاؤں آئندہ اگر ایسی بات کی تو مَیں تمہاری شادی میں شامل نہیں ہوں گا۔

ہمارے ایک مربی ہیں انہوں نے لکھا کہ 2008ء کو عہدِ خلافت جب لیا ہے جوبلی کے جلسے پر، اس کے بعد سے ان کی حالت ہی اور ہو گئی تھی، ہر وقت (۔) کے لئے کوشاں رہتے۔ اپنے جاننے والوں سے بھی دوبارہ contact کئے نئے اور پرانے جوان کے سائنسدان تھے، اور اپنا ای میل ایڈریس بنوایا اور پھر ان سے رابطہ کرنا شروع کیا۔ پھر قادیان آنے کی انہیں دعوت بھی دیتے رہے۔ ضعیفی کی حالت میں بھی کمزوری کے باوجود دہلی میں سائنسدانوں کی میٹنگ میں بھی صرف اس غرض سے تشریف لے گئے تھے کہ ان سے رابطے ہوں گے اور ان کو جماعت کا لٹریچر دیا اور کئی پروفیسر صاحبان سے گھر ملنے گئے اور ان کو قادیان آنے کی دعوت دی۔

2008ء میں جب یو این او کی جانب سے انٹرنیشنل ایئر آف اسٹرانومی منایا گیا تو بنگلور گئے اور وہاں قرآنِ مجید اور سائنس کے موضوع پر ضعیفی کے باوجود بڑی لمبی اور نہایت عالمانہ تقریر ان لوگوں کے سامنے کی۔ اور اس کے بعد پھر کئی پروفیسر صاحبان سے رابطے کئے۔

سورج گرہن پر ایک مرتبہ تحقیق کر کے انہیں چھوڑ نہیں دیتے تھے بلکہ ہمیشہ مزید سے مزید تحقیق میں لگے رہتے تھے۔ یہ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ کمپیوٹر ان کو اتنا چلانا نہیں آتا تھا میرے سے مدد لیا کرتے تھے اور انجمن کے کاموں کے بعد جب وقت میسر ہوتا تو خود اس کارکن کے پاس آ جاتے، مربی صاحب تھے اور پھر نئے نئے ٹاپکس (Topics) پر تحقیق کرتے۔ کہتے تھے کہ ہمیں نوجوانوں کی ایک ٹیم بنانی چاہئے جو ہر ماہ شہر سے باہر کھلے دیہات میں جا کر نیا چاند تلاش کرے اور ایک ڈیٹا بیس (Database) بنائے جس میں ہر ماہ کا چاند کب دیکھا گیا اس کو نوٹ کرے کیونکہ یہ چیز سائنس ہمیں نہیں بتا سکتی کہ چاند آنکھوں سے کب نظر آئے گا۔ اور اس ریکارڈ کو اگر ہم محفوظ رکھیں تو کئی اعتراضات کے جوابات نکلیں گے۔ ان کی اپنی ایک سوچ تھی جس پر وہ غور کیا کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ آنکھوں سے چاند کا مشاہدہ کرنا بہت ضروری ہے۔ مسلمانوں نے جس قدر حساب میں ترقی کی اس کی وجہ چاند کا مشاہدہ ہی تھا۔ قرآنِ مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے چاند کی گردش کے متعلق فرمایا ہے کہ (۔) (یونس:6)۔ تو کہتے چاند کو ضرور آنکھوں سے دیکھنا چاہئے۔ راتوں کو اکثر ستاروں کا مشاہدہ کرتے اور کہتے کہ فرانس کا ایک بڑا سائنس دان تھا وہ بھی یہی کہتا تھا کہ ستاروں سے صرف وہی روشنی نہیں آتی جو ہماری آنکھوں کو منور کرتی ہے بلکہ اِن سے ایک ایسی روشنی بھی آتی ہے جو ہمارے دماغوں کو منور کرتی ہے۔ چنانچہ قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق ہمیشہ زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرنے والے تھے، اولوالالباب میں سے تھے۔

آپ کے دادا احمدی ہوئے تھے اور وہ بھی ان کا عجیب واقعہ ہے احمدی ہونے کا، کہتے ہیں کہ مَیں کاروباری آدمی تھا دنیادار آدمی تھا، دین سے کوئی رغبت نہیں تھی۔ ایک دن ریویو آف ریلیجنز رسالہ میرے پاس آیا اور اس پر ساتھ یہ بھی تھا کہ اس کے لئے اشتہار دیں، تو اس پر مَیں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا اشتہار بھی دیکھا۔ وہ مَیں نے کتاب منگوا کر پڑھی اور پھر یوں ہوا جیسے سارے اندھیرے چھٹ گئے۔ اس کے بعد اِن کے دادا بھی کہتے ہیں کہ میرے پر ایسا انقلاب آیا ہے کہ مَیں روزے بھی رکھنے لگ گیا، نفلی روزے بھی رکھنے لگ گیا، نمازوں اور تہجد کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گئی۔

حضرت مصلح موعود نے ایک خواب دیکھی تھی اور اس پر انہوں نے اُس کی تعبیر یہ کی تھی، کیونکہ ان کا تعلق سیٹھ صاحب کا اِن کے دادا کا حضرت مفتی صادق صاحب اور یعقوب علی صاحب عرفانی اور حافظ روشن علی صاحب کے ساتھ تھا، انہوں نے حضرت مصلح موعود کے پاس ذکر کیا، تو اس لحاظ سے تعارف تھا۔ تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ مَیں نے ایک خواب دیکھی ہے کہ یہ احمدیت قبول کریں گے اور عظیم الشان روحانی فیض اور خدمت کی توفیق پائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی۔

حضرت مصلح موعود نے ان کے دادا کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ پرانا خاندان ہے اس کا بھی ذکر کر دیتا ہوں کہ ”متواتر سلسلہ کی خدمت میں ان کا نمبر غالباً سب سے بڑھا ہوا ہے، اِن کی مالی حالت میں جانتا ہوں ایسی اعلیٰ نہیں جیسا کہ لوگ ان کی امداد کو دیکھ کر سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن ان کو خدا تعالیٰ نے نہایت پاکیزہ دل دیا ہے۔ اور مجھے ان کی ذات پر خصوصاً اس لئے فخر ہے کہ اِن کے سلسلہ میں داخل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے اخلاص کے متعلق پہلے سے اطلاع دی تھی حالانکہ مَیں نے ان کو دیکھا بھی نہ تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ سلسلہ کے درد میں اس قدر گداز ہیں کہ مجھے ان کی قربانی کو دیکھ کر رشک آتا ہے اور میں ان کو خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت سمجھتا ہوں۔ کاش کہ ہماری جماعت کے دوسرے دوست اور خصوصاً تاجر پیشہ اصحاب ان کے نمونے پر چلیں اور ان کے رنگ میں اخلاص دکھائیں“۔ (الفضل 29/جنوری 1926ء) یہ حضرت مصلح موعود کے الفاظ ہیں۔

مولوی محمد اسماعیل صاحب یادگیری کہتے ہیں کہ مَیں نے اندازہ لگایا ہے کہ ان کی مالی قربانی کتنی ہوتی ہے تو اُس زمانے میں پیسے تو اب رواج ہے ناں کہ ایک روپے میں سو پیسے۔ اُس زمانے میں آنے ہوتے تھے اور سولہ آنے کا ایک روپیہ۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں نے حساب لگایا تو دیکھا کہ چودہ آنے یہ خدمتِ دین پر خرچ کرتے ہیں اور صرف دو آنے اپنی ضروریات کے لئے رکھتے

تھے باوجود اس کے کہ بڑے کاروباری تھے۔

حضرت مصلح موعود نے ان کے دادا کے بارے میں ایک دفعہ فرمایا کہ (۔) احمدیت کے متعلق ان کا جوش ایسا ہے جیسے حضرت مسیح موعود کے پرانے (۔) مولوی برہان الدین صاحب وغیرہ میں تھا۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا جوش اس طرح ہے جیسے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب میں تھا۔........... حضرت مسیح موعود کے پاس اللہ تعالیٰ نے سیٹھ عبدالرحمٰن اللہ رکھا کی شکل میں اپنے فرشتے بھجوائے تھے اور میرے پاس آپ کی شکل میں فرشتے بھجوائے ہیں۔

(رفقاء احمد۔ جلد نہم۔ صفحہ 349-350)

تو یہ ہے مختصر ان کا تعارف اور خاندانی تعارف بھی۔

ان کی سادگی اور بالکل عاجزی کا ایک واقعہ ان کے بیٹے نے یہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ یہ دہلی کے سٹیشن پر کھڑے تھے اور سرخ قمیص پہنی ہوئی تھی، اور جو قُلی، مزدور ہوتے ہیں سامان اٹھانے والے، ان کی بھی سرخ قمیصیں ہوتی ہیں۔ تو ایک فیملی آئی، انہوں نے سمجھا یہ قُلی ہے، انہوں نے کہا یہ ہمارا سامان اٹھاؤ اور وہاں پہنچا دو۔ انہوں نے بغیر کچھ کہے ان کا سامان اٹھایا اور لے گئے۔ یہ مَیں حافظ صالح الٰہ دین صاحب کی بات کر رہا ہوں جن کی ابھی وفات ہوئی ہے، ان کی سادگی کی، تو یہ وہاں لے گئے سامان اتار کے جب اُس شخص نے مزدوری دینی چاہی تو کہنے لگے کہ آپ نے سامان پہنچانے کا کہا تھا مَیں نے آپ کی مدد کر دی ہے اس کی کوئی اجرت نہیں ہے۔ وہ صاحب بڑے شرمندہ ہوئے اس بات پر۔ یعنی کہ بالکل انتہائی عاجزی تھی۔

یہاں بھی جلسہ پر آئے ہیں پہلی دفعہ 2003ء میں جب، یا پہلی دفعہ نہیں تو بہرحال 2003ء میں آئے تھے اور کچھ ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی، ائیرپورٹ پر کچھ ٹرانسپورٹ کا انتظام صحیح نہیں تھا، بڑی دیر انتظار کرنا پڑا، پھر رہائش کا انتظام بھی ایسا نہیں تھا لیکن بغیر کسی شکوے کے انہوں نے جماعتی نظام کے تحت وہ دن گزارے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت کرے، ان کے بچوں کو بھی نیکیوں پر قائم رکھے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کی اہلیہ بھی وفات پا چکی ہیں پہلے ہی ان سے۔ ان کا جنازہ ابھی مَیں نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔

دوسرا جنازہ ہے کرنل محمد سعید صاحب ریٹائرڈ کا، یہ بھی آج کل کینیڈا میں ہوتے تھے، پاکستان جا رہے تھے جہاز میں فلائٹ کے دوران ہی ان کی وفات ہوگئی۔ یہ کینیڈا میں وینکوور اور کیلگری میں بطور آنریری مربی سلسلہ تعینات رہے تھے۔ اس کے علاوہ کینیڈا میں بطور جنرل سیکرٹری، صدر قضا بورڈ کینیڈا، سیکرٹری وصایا وغیرہ خدمات بجا لاتے رہے۔ احمدیہ گزٹ اور وقفِ نو کے کوآرڈی نیٹر کے طور پر بھی کام کیا۔ کیوبک (Cubic) میں قرآنِ مجید کے فرنچ اور گورمکھی تراجم کی ترویج جو ہے اس میں پیش پیش رہے۔ بیوت الحمد ربوہ کی جب تحریک کا اعلان کیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے، انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ ایک لاکھ روپیہ اپنی فیملی کی طرف سے ادا کریں گے۔ تو وہاں اس میں وہ ادا نہیں کر سکے۔ اس کے بعد کینیڈا چلے گئے وہاں (۔) بیت السلام کی تعمیر کے وقت آپ نے اپنی فیملی کی طرف سے ایک لاکھ ڈالر اس (۔) کے لئے رقم ادا کی۔ قرآنِ مجید کی دو زبانوں میں اشاعت کے لئے کافی بڑی رقم کی ادائیگی کی توفیق بھی اِن کو ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ان دونوں بزرگوں کی نمازِ جنازہ ابھی ادا کروں گا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

بیوت الحمد سکول ربوہ کی سپورٹس ٹیچر مکرمہ شاہدہ رفیق صاحبہ کو 27/اپریل 2011ء کو پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں یونیورسٹی Blue کے نام سے ایک تقریب میں پنجاب یونیورسٹی کے سپورٹس سائنسز ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یونیورسٹی Blue of Cricket کا اعزازی سرٹیفیکیٹ اور نقد انعام سے بھی نوازا گیا۔ یہ اعزاز ان طلبہ کو دیا جاتا ہے جو اپنے تعلیمی کیرئیر میں کسی بھی کھیل میں انٹر یونیورسٹی کیلئے مسلسل دو سال اچھے کھیل کی بناء پر Select ہوں۔ اس کے علاوہ ان کو اپنے تعلیمی کیرئیر 2007-2009ء کے دوران ایک سال Higher Education Commission کی جانب سے بھی ایک سال عمدہ کھیل پیش کرنے کی بناء پر سکالرشپ دیا گیا۔ احباب سے مزید کامیابیوں کیلئے درخواست دعا ہے۔

(پرنسپل بیوت الحمد گرلز سکول ربوہ)

درخواست دعا

مکرم عبدالمالک صاحب صدر محلّہ دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ اقرء نورین بنت مکرم رانا محمد اسلم صاحب بعمر 13 سال گردہ میں پتھری کی وجہ سے کافی عرصہ سے علیل ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ سے بھرپور زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اسی طرح خاکسار کی اہلیہ مکرمہ سعدیہ نصرت صاحبہ بعارضہ بواسیر خونی گزشتہ چار ماہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ سے بھرپور زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو سانس کی تکلیف ہے۔ گھر میں آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالستار صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر تحریر کرتے ہیں۔

مکرم بابو طفیل احمد قریشی صاحب انچارج ضلعی دفتر امارت ضلع سیالکوٹ قضائے الٰہی سے مورخہ 22/اپریل 2011ء کو سیالکوٹ میں اپنے گھر پر وفات پا گئے۔ سیالکوٹ میں مکرم بابو صاحب کی نماز جنازہ 23/اپریل کو صبح 10 بجے مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں آپ کی نماز جنازہ نماز عصر کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مرحوم مخلص، خدمت گزار اور درویش طبیعت انسان تھے 1954ء میں آپ نے خاندان میں سے اکیلے ہی حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اور آخردم تک ثابت قدم رہے۔ آپ کی شادی مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ کی بیٹی کے ساتھ ہوئی جن میں سے آپ کے 3 بچے ہیں ایک بیٹا مکرم سہیل احمد قریشی صاحب، بیٹی مکرمہ عتیقہ صاحبہ اور دوسری بیٹی مکرمہ انیقہ صاحبہ ہیں تینوں بچے شادی شدہ ہیں اور جرمنی میں رہائش پذیر ہیں اپنے والد کی وفات پر تینوں پہنچ گئے تھے اور جنازہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ مرحوم نے اپنی ساری زندگی جماعت کے لئے وقف کئے رکھی۔ دن اور رات ہر وقت جماعتی کاموں کے لئے حاضر ہوتے تھے امارت ضلع اور امارت شہر کے تمام ریکارڈ نہایت تندہی سے سنبھالے ہوئے تھے۔ صاف گو اور خوش اخلاق انسان تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم بابو صاحب کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سالانہ اجلاس واقفین نو

ضلع حافظ آباد

مکرم نعیم احمد سندھو صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امارت ضلع حافظ آباد نے مورخہ 24/اپریل 2011ء کو دوسرا سالانہ اجلاس واقفین نو بمقام مانگٹ اونچا منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع حافظ آباد نے افتتاحی تقریر کے بعد دعا کروائی۔ اس کے بعد واقفین نو کے تلاوت قرآن پاک، نظم، تقریر اردو، تقریر انگلش، دینی معلومات اور نداء کے مقابلہ جات ہوئے۔ علمی مقابلہ جات کیلئے باقاعدہ نصاب مقرر تھا اور عمر کے لحاظ سے تین معیار بنائے گئے تھے۔ علمی مقابلہ جات کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو، تحریک جدید ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مہمان خصوصی نے پوزیشن ہولڈر واقفین نو کو انعامات عطا کئے۔ جبکہ واقفات نو میں مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ نے انعامات تقسیم کئے۔ امسال بھی تحریک وقف نو میں نئے شامل ہونے والے واقفین نو کو یادگار خوبصورت شیلڈ زدی گئیں۔ جس میں ہر واقف نو کا نام، ولدیت اور جماعت بھی تحریر تھی۔ آخر میں مہمان خصوصی نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ اس موقع پر ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں واقفین نو کی اپنے ہاتھ سے تیار کی گئی مختلف اشیاء اور ماڈلز رکھے گئے تھے۔ واقفین نو اور واقفات نو کی مجموعی حاضری 134 تھی۔ والدین واقفین نو کی تعداد 157 تھی۔ جماعتوں کے عہدیداران اور زائرین کی تعداد 80 تھی۔ اس طرح اجتماع کی کل حاضری 371 تھی۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو واقفین نو کی تعلیم و تربیت سے متعلق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دے اور ان کو جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

ضرورت سٹاف

نصرت جہاں اکیڈمی بوائز نصر بلاک میں درج ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع اسناد کی نقول بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن ربوہ تحریر کر کے خاکسار کو 12 مئی 2011ء تک بھجوا دیں۔ درخواست صدر صاحب حلقہ/امیر صاحب کی تصدیق شدہ ہو۔

1۔ ٹیچر برائے کمپیوٹر سائنس:۔

ایم سی ایس/ بی سی ایس، بی ایڈ

2۔ ٹیچر برائے انگلش:۔

ایم اے انگلش/ بی اے بی۔ ایڈ

3۔ کمپیوٹر لیب اسسٹنٹ:۔

ایف ایس سی کمپیوٹر سائنس کے ساتھ کمپیوٹر لیب میں کام کا تجربہ رکھتا ہو۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی بوائز نصر بلاک)

درخواست دعا

مکرم محمد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم مولوی احسان الٰہی صاحب گزشتہ چند دنوں سے لندن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مورخہ 7 مئی 2011ء کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے۔ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے ان کی مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید ، قائم شدہ 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/130 روپے، 120ML =/500 روپے

GHP-555/GH GHP-444/GH	GHP 455/GH	GHP-450/GH	GHP-419/GH	GHP-406/GH	GHP-403/GH
مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی راؤ بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

ملازمت کے مواقع

لاہور میں درج ذیل ملازمتوں کیلئے ملازمین درکار ہیں۔(1) کمپیوٹر آپریٹر (ٹائپنگ سپیڈ 40 انگریزی 25 اردو)(2) اکاؤنٹنٹ (بی کام 5 سالہ تجربہ، کمپیوٹر میں مہارت)(3) سیکورٹی گارڈ (سابقہ فوجی، اسلحہ لائسنس رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی)(4) کار ڈرائیور (لائسنس کار LTV، 10 سالہ تجربہ)

خواہشمند حضرات 20 مئی 2011ء تک اپنی درخواستیں امیر صاحب ضلع لاہور کے نام لکھ کر اپنے مکمل کوائف و کاغذات کے ساتھ صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کروا کر نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروادیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 10 مئی

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:13
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:57

پلاٹ خریدنے کا سنہری موقع
ایک عدد پلاٹ برقبہ 10 مرلے واقع مجید ٹاؤن نصرت آباد ربوہ برائے فروخت ہے۔ سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں
برائے رابطہ: 0331-7721976

مکان برائے فروخت
مکان برقبہ 10 مرلہ واقع نصیر آباد رحمٰن بڑی فیملی کیلئے نہایت موزوں 3 کشادہ بیڈ رومز 2 اٹیچ باتھ رومز، ڈرائنگ روم، اٹیچ باتھ۔ کچن ٹی وی لاؤنج، گیلری چھت پر بڑا کمرہ، گیراج
رابطہ: 03339796639,03334839339

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص جینٹس، بوائز ویسٹکوٹ، لیڈیز گرلز، کے خوبصورت ملبوسات
رینبو فیشن
عبداللہ خان مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6214377

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیرنگرانی لاہور میں اپنے گھر/پلازہ/ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصراللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، فیچر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

طلعت کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر
داخلے جاری ہیں (صرف طالبات کیلئے)
دارالفتوح غربی ربوہ: 047-6007513

خصوصی رعایتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلر ڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر ولیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
CTG اور Fetal Doppler detector دوران حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔ AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
0476213944
03156705199

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali
Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
نیشنل الیکٹرونکس
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FD-10